تحریر: الدکتور محمد عجاج الخطیب
ترجمہ: محمد مسعود عبدہٗ

مقالات
(قسط ۳)

اسماء وصفاتِ باری تعالیٰ

وسعت وجامعیت، تعداد اور ان کے معانی

"اَحْصَاھَا" سے کیا مراد ہے؟

کیا "اَحْصَاھَا" کے معنی یاد کرنا، شمار کرنا ہے' یا اس کے کچھ اور معنی بھی ہیں ؟ ———
اکثر علماء نے "اَحْصَاھَا" کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جب اسماء الحسنیٰ کے معانی و مفاہیم کسی شخص کے دل و دماغ میں سموجائیں، اس کے اقوال و اعمال کی روح بن جائیں، تب وہ جنت کا مستحق ہوگا ——— مثلاً اگر اللہ تعالیٰ کے "مہیمن" اور "حافظ" ہونے کا اسے پورا پورا یقین ہے، تو پھر وہ کسی بھی باطل قوت سے خوفزدہ اور مرعوب نہیں ہوگا ——— وعلیٰ ہٰذا القیاس، اسماء اللہ الحسنیٰ کا معنیٰ ومفہوم سمجھ کر ان کو حفظ کرلینے اور ان پر ایمان رکھنے والے کی شخصیت ان سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے گی، اور یہ یقین و ایمان اس کے ہر قول وفعل کی خصوصیت بن جائیگا۔ پھر نہ صرف یہ کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد، سب کی پاسداری اس کا معیارِ کردار ہوگا، بلکہ زندگی کے ہر موڑ پر اور جملہ شعبہ ہائے حیات میں اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ کے اسماء جمالی وجلالی کا اثر نمایاں نظر آئے گا ——— اس کا شعور اللہ رب العزت کی عظمت کے حضور ہمیشہ چوکنا، اور دل اس کے جلال کے سامنے ہمیشہ بیدار نظر آئے گا۔ امام، حافظ ابوعبداللہ البخاری اپنی صحیح میں، "باب قول اللہ تعالیٰ : قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى" کے آغاز میں جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، مذکورہ حدیث میں وارد لفظ "اَحْصَاھَا" کے معنیٰ ومفہوم کو سمجھانے کے لیے درج ذیل حدیث لائے ہیں :

"قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس[1]"

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں فرماتے، جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔"

پھر انہوں نے ایک طویل حدیث ذکر کی ہے کہ:

"انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیٰ احدیٰ بناتہ فدُفِع الیہ صبیھا ونفسہ تقعقع — ای تضطرب فی سکرات الموت — کانّھا فی شنّ، ففاضت عیناہ فقال لہٗ سعد بن عبادۃ یا رسول اللہ ماھٰذا؟ قال ھٰذہ رحمۃ جعلہ اللہ فی قلوب عبادہ، وانما یرحم اللہ من عبادہ الرحماء[2]"

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک بیٹی کے ہاں تشریف لائے، انہوں نے اپنے جان کنی کے عالم میں بے چین بچے کو آپؐ کے بازوؤں میں دے دیا۔ بچے کے ہاتھ پاؤں سرد ہوتے دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو چھلک آئے۔ اس پر سعدؓ بن عبادہ کہنے لگے، "اللہ کے رسولؐ، یہ کیا؟" آپؐ نے فرمایا "یہ وہ رحمت ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں ودیعت کیا ہے — اللہ تعالیٰ اپنے انہی بندوں پر رحم فرماتے ہیں، جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں۔"

مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحمانیت اور شانِ رحیمی کا اثر بھی، ان صفات کو تسلیم کرنے والے کے قلب میں موجزن ہونا اور اس کے اعمال میں کارفرما ہونا چاہیئے، صرف زبان سے "یارحمان، یارحیم" رٹنا کافی نہیں ہوگا — ان صفاتِ الٰہی کے قائل کے دل میں دوسروں کے لیے شفقت ہوگی، محبت ہوگی، ہمدردی ہوگی!

اسی طرح جو بھی اللہ کا بندہ اسماء اللہ الحسنیٰ کے معانی و مطالب کو پیشِ نگاہ رکھتے ہوئے اپنے انفرادی واجتماعی معاملات کو ادا کرنے کا خود کو خوگر بنا لیتا ہے — خلوت ہو یا جلوت، ظاہر ہو یا

---

[1] صحیح بخاری ج ۹، ص ۲۱۲ ۔ الاسماء والصفات ص ۶، فتح القدیر ج ۲، ص ۲۷۰، تحفۃ الاحوذی ج ۹ ص ۴۸۱ ۔ تفسیر اسماء اللہ الحسنیٰ للزجاج ص ۲۲-۲۴، شرح اسماء اللہ الحسنیٰ للرازی ص ۸۱

[2] صحیح بخاری ج ۹ ص ۲۰۵

باطن ـــــ اس کے قول وفعل سے صداقت کا نور جھلکنے لگتا ہے اور یوں زبانِ رسالت ترجمان سے اس کے لیے جنت کی بشارت سچی ثابت ہوتی ہے۔

ہمارے اسلاف کے کردار و عمل کی بلندی میں اسماء اللہ الحسنیٰ کے مطالب پر یقین کا بہت بڑا عمل دخل تھا۔ آج بھی اگر ہم اپنے اعمال کو اسماء الحسنیٰ کے پکے سچے یقین سے مزین کرلیں، اللہ رب العزت کی اعلیٰ ترین صفات پر ایمان سے اپنے دل ودماغ کو منور کرلیں تو ذلت کے دردناک عذاب سے نجات پا سکتے ہیں ـــــ یعنی وحدہٗ لاشریک صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، اس کی صفات کیا ہیں، اس کے اختیارات لامتناہی ہیں' ان سب کا علم و یقین حاصل ہونے کے بعد ہم اپنی بے بسی اور محرومیوں سے نکل کر اعتماد کی دولت سے مالا مال ہو سکتے ہیں۔ قبائل و شعوب اور رنگ ونسل وزبان کی دیواریں گر سکتی ہیں ـــــ جھوٹ، ذلت، مسکنت، پست ہمتی، ذوقِ غلامی، سب سے نجات پا سکتے ہیں۔ مشرق ومغرب، جنوب وشمال سے اٹھنے والا کوئی طوفان بھی ہم پر غالب نہیں آسکتا ـــــ میں یہ بات صرف عقیدہ اور جذبات کے سطحی جوش میں نہیں کہہ رہا، بلکہ بہت سے باعمل علماء کی تاریخ عروج وکمال میرے سامنے ہے، جنہوں نے اسماء اللہ الحسنیٰ کے معانی کو صرف سمجھا ہی نہیں تھا، بلکہ ان پر یقین و ایمان کو اپنے اقوال واعمال میں سمو لیا تھا۔ ان لوگوں نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے اسماء الصفات پر یقین کی بدولت اپنے کردار سے یہ ثابت کیا کہ جب اللہ کا بندہ، اللہ تعالیٰ کی جمالی صفات "الرحمان" "الرحیم" "الغفور" کو دل ودماغ سے تسلیم کرلیتا ہے تو اس کی نشست وبرخاست، گفتار وکردار میں ان صفات کا اثر جھلکنے لگتا ہے۔ اس طرح جب اللہ تعالیٰ کا جلال اس کے دل میں یقینِ محکم بن کر بسیرا کرلیتا ہے' تو اللہ رب العزت کی جلالی صفات مثلاً "جبار، متکبر، عظیم" اس میں خشوع وخضوع، تفرع، طاعت اور تسلیم ورضا کا جذبہ پیدا کرتی ہیں۔ پھر وہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا۔ اور جب انسان اس کو اپنا الٰہ، اپنا معبود، اپنا حاکم مان لیتا ہے، تو اس کے بعد تمام فانی، عارضی، بظاہر بڑی مگر درحقیقت حقیر قوتیں، اس کے ایمان کو متزلزل نہیں کرسکتیں۔ جب وہ رب العالمین کی صفتِ ربوبیت کو قلب وشعور سے مان لیتا ہے تو پھر اپنے جسم وروح کی پرورش کے لیے شعبدہ بازوں کے جھانسے میں نہیں آتا۔ اسے یقینِ کامل حاصل ہوجاتا ہے کہ اسے جسمانی اور روحانی وفکری نشوونما دینے والا وہی ہے ـــــ شفاء، بیماری، توانائی اور کمزوری دینے کا اصل مختار ومالک اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ یہی یقین اس کو ناقابلِ تسخیر قوت بناتا ہے۔ تب وہ اللہ تعالیٰ کے عبادِ صالحین میں داخل ہوکر فلاحِ دارین کا مستحق بن جاتا ہے ـــــ دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے کمالِ ربوبیت، اتمامِ ربوبیت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے

اور ہمارا شمار اس کے عبادِ صالحین میں ہو ـــــ آمین !

قرآنِ حکیم میں اسماء اللہ الحسنیٰ :

ہم ذکر کر چکے ہیں کہ اسماء اللہ الحسنیٰ بہت سے ہیں۔ ان میں سے کچھ تو قرآنِ مجید میں، اور کچھ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نصاً اور دلالۃً وارد ہیں ـــــ یہاں ہم ان اسماء حسنیٰ کا ذکر کریں گے، جن کا ذکر قرآنِ مجید میں ہے۔

ابونعیم نے محمد بن جعفر کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے ابوجعفر بن محمد الصادق سے اللہ تعالیٰ کے ۹۹ اسماء حسنیٰ کے بارے دریافت کیا، جن کو یاد کر لینے کے بعد جنت کے حصول کی بشارت دی گئی ہے، تو انہوں نے فرمایا کہ یہ سب کے سب قرآنِ مجید میں موجود ہیں۔

چنانچہ سورۃ الفاتحہ میں پانچ اسماء حسنیٰ موجود ہیں :

یا اللہ، یا رب، یا رحمٰن، یا رحیم، یا مالک۔

سورۃ البقرۃ میں اسماء اللہ الحسنیٰ کی تعداد تینتیس ۳۳ ہے :

یا محیط، یا قدیر، یا علیم، یا حکیم، یا علیُّ، یا عظیمُ، یا توّاب، یا بصیر، یا ولیّ، یا واسعُ، یا کافیُ، یا رؤف، یا بدیع، یا شاکر، یا واحد، یا سمیع، یا قابض، یا باسط، یا حیّ، یا قیّوم، یا غنیّ، یا حمید، یا غفور، یا حلیم، یا الٰہ، یا قریب، یا مجیب، یا عزیز، یا نصیر، یا قویّ، یا شدید، یا سریع، یا خبیر۔

سورۂ آلِ عمران میں :

یا وہّاب، یا قائم، یا صادق، یا باعث، یا منعم، یا متفضّل۔

سورۃ النساء میں :

یا رقیب، یا حسیب، یا شہید، یا مغیث، یا وکیل، یا علیّ، یا کبیر۔

سورۃ الانعام میں : یا فاطر، یا قاہر، یا لطیف، یا برہان۔

سورۃ الاعراف میں : یا محی، یا ممیت۔

سورۃ الانفال میں : یا نعم المولیٰ، یا نعم النّصیر۔

سورۂ ہود میں : یا حفیظ، یا مجید، یا ودود، یا فعّالٌ لّمَا یرید۔

سورۃ الرّعد میں : یا کبیر، یا متعالی۔

سورۂ ابراہیم میں : یا منّان، یا وارث۔

سورۃ الحجر میں : یا خلّاق۔

سورۂ مریم میں : یا فردُ۔

سورۂ طٰہٰ میں : یا غفّار۔

قد افلح، یعنی سورۃ المؤمنون میں : یا کریم۔

سورۃ النور میں : یا حقّ، یا مبین۔

سورۃ الفرقان میں : یا ہادی۔

سورۃ السبا میں : یا فتّاح۔

سورۃ الزمر میں : یا عالم۔

سورۃ المؤمن میں : یا قابلَ التوب، یا ذا الطّول، یا رفیع۔

سورۃ الذّاریات میں : یا رزّاق، یا ذا القوّۃ، یا متین۔

سورۃ الطور میں : یا برُّ۔

سورۃ القمر میں : یا مقتدر، یا ملیکُ۔

سورۃ الرحمان میں : یا ذا الجلال والاکرام، یا ربّ المشرقین، یا ربّ المغربین، یا باقی، یا معین۔

سورۃ الحدید میں : یا اوّل، یا اٰخر، یا ظاہر، یا باطن۔

سورۃ الحشر میں : یا مالک، یا قدّوس، یا سلام، یا مؤمن، یا مہیمن، یا عزیز، یا جبّار، یا متکبّر، یا خالق، یا باریٔ، یا مصوّر۔

سورۃ البروج میں : یا مبدیٔ، یا معید۔

سورۃ الفجر میں : یا وترُ۔

اور سورۃ الاخلاص میں : یا اَحدُ یا صَمدُ[1]

اس کے بعد انہوں نے معوّذات میں وارد شدہ اسمار اللہ الحسنیٰ ــــ یعنی سورۃ الفلق میں : الربّ اور سورۃ النّاس میں : الرّب، الملِکْ، الالٰہ ــــ کا ذکر نہیں کیا۔ شاید اس لئے کہ ان کا ذکر قرآنِ کریم کی دیگر سورتوں میں بھی آچکا ہے۔

---

[1] فتح القدیر ج ۲ ص ۲۶۹ ۔ ۲۷۰

قرآنِ حکیم میں آیاتِ صفات:

شیخ الاسلام ابنِ تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" آیاتِ صفات میں سے ہے۔

اسی طرح سورۃ الحدید کی ابتدائی درج ذیل آیات:—

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۗ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝[1]

—آیاتِ صفات میں سے ہیں۔

---

[1] ترجمہ: "جو مخلوق آسمانوں اور زمین میں ہے، اللہ کی تسبیح کرتی ہے اور وہ غالب (اور) حکمت والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے (وہی) زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ (سب سے) پہلا اور (سب سے) پچھلا اور (اپنی قدرتوں سے سب پر) ظاہر اور (اپنی ذات سے) پوشیدہ ہے اور وہ تمام چیزوں کو جانتا ہے۔ وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا، پھر عرش پر مستوی ہوا۔ جو چیز زمین میں داخل ہوتی اور جو اس سے نکلتی ہے، اور جو آسمان سے اترتی اور جو اس کی طرف چڑھتی ہے، سب اس کو معلوم ہے۔ اور تم جہاں کہیں ہو، وہ تمہارے ساتھ ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ تعالیٰ اس کو دیکھ رہا ہے۔"

سورۃ الحشر کی آخری تین آیات (۲۲ تا ۲۴):۔

"هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ○[1]

بھی عظیم ترین آیاتِ صفات ہیں۔

بلکہ وہ تمام اسماء اللہ الحسنیٰ، جنہیں اللہ جل شانہٗ نے اپنی ذات کے لیے خود منتخب فرمایا ہے ــــ مثلاً: المتعال، العزیز، القوی، الرزّاق، القوۃ المتین، الغفور، الودود، ذوالعرش المجید، فعّال لّما یرید" ــــ نیز وہ تمام آیات جن میں اللہ رب العزت نے اپنے بندوں کو اپنے علم، اپنی قدرت، اپنی مشیّت، اپنی رحمت، اپنے عفو و مغفرت، اپنی خوشنودی و ناراضگی کی پہچان کروائی، اور اپنے سماعت، بصارت، علو و کبریائی اور عظمت کا ذکر فرمایا ہے ــــ یہ سب کی سب آیاتِ صفات میں سے ہیں۔

(جاری ہے)

---

[1] (ترجمہ): "وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا۔ وہ بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ بادشاہ (حقیقی) پاک ذات (ہر عیب سے) سلامتی و امن دینے والا، نگہبان، غالب، زبردست، بڑائی والا۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کے شرک کرنے سے پاک ہے۔ وہی (تمام مخلوقات کا) خالق، ایجاد و اختراع کرنے والا، صورتیں بنانے والا ہے اس کے سب اچھے سے اچھے نام ہیں۔ جتنی چیزیں آسمانوں اور زمین میں ہیں، سب اس کی تسبیح کرتی ہیں اور وہ غالب حکمت والا ہے۔"